مولانا حکیم محمود احمد ظفر

خاندان سیدنا مروان رضی اللہ عنہ سے بنو ہاشم کی رشتہ داریاں

سیدنا مروان ابن الحکم رضی اللہ عنہ بھی خاندانِ بنواُمیّہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے چچازاد بھائی اور داماد تھے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ اُمِ ابان الکبریٰ ان کے حبالۂ عقد میں دی ہوئی تھی۔ (نسب قریش، ص:۱۱۲)

آپ بہترین کردار اور عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ نہایت ثقہ اور علمی لحاظ سے نہایت بلند تھے۔ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان سے حدیث روایت کی۔ علاّمہ ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ان کو فقہاء میں شمار کیا ہے۔ (منہاج السنۃ، جلد:۳، ص:۱۸۹۔ الاصابہ، جلد:۳، ص ۴۵۵ء)

علاّمہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کا تتبع کرتے تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ، جلد:۸، ص:۲۵۸)

قاضی ابوبکر بن العربیؒ نے کبارِ اُمّت میں ان کا شمار کیا ہے۔ (العواصم من القواصم، ص:۸۹)

ان کی عادت تھی کہ مشکل اُمور میں اور دینی مسائل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا کرتے تھے تاکہ دین کے خلاف کوئی فیصلہ یا بات نہ ہو جائے۔

(البدایۃ والنہایۃ، جلد:۸، ص:۲۵۸۔ طبقات ابن سعد، جلد:۵، ص:۳۰، تذکرہ مروان)

علاّمہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ بہت بڑی جماعت کے نزدیک وہ صغار صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔

(البدایۃ والنہایۃ، جلد: ص:۲۵۷)

آپ سے سعید بن المسیّبؒ، عروہ بن زبیرؓ، عبدالملک بن مروانؒ کے علاوہ سیدنا زین العابدینؒ نے بھی روایت حدیث کی ہے۔

و قد کان مروان من سادات قریش و فضلائھا. مروان قریش کے سادات اور فضلاء میں سے تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ، جلد:۸، ص:۲۵۷)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تو انھیں القاری لکتاب اللہ، الفقیہ فی دین اللہ، الشدید فی حدود اللہ سمجھتے تھے۔ (ایضاً)

آپ کے انہی مناقب وفضائل کی وجہ سے سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما ان کے پیچھے برابر نمازیں پڑھتے تھے۔ (تاریخ صغیر للبخاری، ص:۵۷۔ البدایۃ والنہایۃ، جلد:۸، ص:۲۵۸)

چنانچہ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ بھی خاندانِ رسالت سے بہت محبت رکھتے تھے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا زین العابدینؒ اکثر ان سے قرض لیتے تھے۔ چنانچہ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں اپنے

بیٹے عبدالملک کو وصیت فرمائی کہ سیدنا زین العابدینؒ کو جو کچھ قرض دیا ہوا ہے وہ بالکل واپس نہ لیا جائے۔
(البدایۃ والنہایۃ، جلد:۸، ص:۲۵۸، جلد:۹، ص:۱۰۴)

لیکن کیا کیا جائے تاریخ کے ان رپورٹروں کا، جنھوں نے سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو مسخ کر کے رکھ دیا اور آئندہ آنے والی نسلوں کو یہ بتانے کی کوشش کی کہ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ اپنے زمانے کے سب سے برے آدمی تھے۔ لیکن تاریخ کے اوراق ہی اس بات کی شہادت پیش کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اوران کے خاندان نے اپنی لڑکیاں سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے بیٹوں اور پوتوں کے حبالۂ عقد میں دے کران کی بے گناہی اور پاک بازی کی شہادت فراہم کردی۔ اوران پرلگائے ہوئے الزامات سے اُن کو بَری قرار دے دیا۔

رشتۂ اوّل:

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے خاندان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی پہلی رشتہ داری یہ تھی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ رملہ، سیدنا مروان رضی اللہ عنہ بن حکمؓ کے صاحبزادے معاویہ کے حبالۂ عقد میں تھیں۔ چنانچہ علاّمہ ابن حزم الاندلسیؒ نے لکھا ہے:

و معاویة......شقیق عبدالملک......و تزوّج رملة بنت علی بن ابی طالب بعد ابی الھیّاج عبداللّٰہ بن ابی سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب.

اور معاویہ بن مروانؓ جو کہ عبدالملک کے بھائی تھے، ان سے رملہ بنت علیؓ بن ابی طالب کا نکاح ہوا۔ ابوالھیّاج عبداللہ بن ابی سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب کے نکاح کے بعد۔

(جمہرۃ انساب العرب، ص:۸۷)

اس رشتہ کا ذکر علاّمہ مصعب زبیریؒ نے بھی کتاب نسب قریش، ص:۴۵ میں کیا ہے۔ علاّمہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ایک اور صاحبزادی امیر المؤمنین عبدالملک بن مروانؒ کے نکاح میں تھیں۔
(ملاحظہ ہو: البدایۃ والنہایۃ، جلد:۹، ص:۶۹)

رشتۂ دوم:

خاندانِ علوی کا سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے خاندان سے دوسرا اہم رشتہ یہ ہے کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حسن مثنّیٰؒ کی صاحبزادی سیدہ زینبؒ، سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے پوتے ولید بن عبدالملک بن مروانؒ کے نکاح میں تھیں۔ اس سیدہ زینب کی والدہ ماجدہ سیدنا حسینؓ بن علیؓ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ تھیں۔ چنانچہ علاّمہ زبیری نے لکھا ہے:

و کانت زینب بنت حسن بن حسن بن علیؓ عند الولید بن عبدالملک بن مروان وھو خلیفة.

اور زینب بنت حسن بن حسن بن علیؓ، ولید بن عبدالملک بن مروانؒ کے حبالۂ عقد میں تھیں۔

(کتاب نسب قریش، ص:۵۲)

اس رشتہ کا ذکر علاّمہ ابن حزم نے بھی جمہرۃ انساب، ص: ۱۰۸ میں کیا ہے۔

رشتۂ سوم:

ان دونوں خاندانوں کا تیسرا رشتہ یہ ہے کہ سیدنا زین بن حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب کی صاحبزادی سیدہ نفیسہؒ کا نکاح سیدنا مروان کے پوتے، ولید بن عبدالملک بن مروان سے ہوا تھا، اور اس سے اولاد بھی ہوئی۔ اس سیدہ نفیسہؒ کی والدہ نام لبابہ بنت عبداللہ بن عباسؓ بن عبدالمطلب تھا۔

چنانچہ علاّمہ ابن سعد نے اس رشتہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

و نفیسة بنت زید تزوّجها ولید بن عبدالملک بن مروان فتفوفیت عنده و امّها لبابة بنت عبداللّٰه بن عباس بن عبدالمطلب بن هاشم.

اور نفیسہ بنت زید بن حسنؓ بن علیؓ کا نکاح ولید بن عبدالملک بن مروانؒ سے ہوا۔ اور اسی کے ہاں اس کی وفات بھی ہوئی۔ اور نفیسہ کی والدہ کا نام لبابہ بنت عبداللہ بن عباسؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم تھا۔

(طبقات ابن سعد، جلد: ۵، ص: ۲۳۴)

رشتۂ چہارم:

ان دونوں خاندانوں کے مابین چوتھا رشتہ علمائے انساب نے یہ بیان کیا ہے کہ سیدنا مروانؓ بن الحکمؓ کے سگے بھائی الحارث بن الحکمؓ کے پوتے اسماعیل بن عبدالملک بن الحارث کے حبالۂ عقد میں سیدنا حسن بن علیؓ بن ابی طالب کی پوتی خدیجہ بنت الحسینؒ بن الحسن تھیں۔ ان سے اسماعیل بن عبدالملک کی اولاد بھی ہوئی۔

چنانچہ علاّمہ ابن حزمؒ نے لکھا ہے:

وولد اسمٰعیل بن عبدالملک بن الحارث بن الحکم المذکور محمد الاکبر والحسین و اسحٰق و مسلمة امّهم خدیجة بنت الحسین بن حسن بن علیؓ بن ابی طالب.

اور اسماعیل بن عبدالملک بن الحارث بن الحکم کے ہاں محمد الاکبر، حسین، اسحاق اور مسلمہ پیدا ہوئے جن کی والدہ سیدہ خدیجہ بنت الحسین بن الحسن بن علیؓ بن ابی طالب تھیں۔

علاّمہ مصعب الزہری نے خدیجہ کا نام اُمّ کلثوم ذکر کیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: کتاب نسب قریش، ص: ۵۱، ۱۷۱)

رشتۂ پنجم:

خدیجہ بنت الحسینؒ کے بعد سیدنا مروانؓ کے بھائی الحارث کے پوتے اسماعیل بن عبدالملک کے نکاح میں سیدہ خدیجہ کی چچازاد بہن حمادہ بنت الحسن بن الحسن بن علیؓ آئیں۔ گویا اہل بیت نبوّت کی دوسری صاحبزادی اس اموی سردار کے نکاح میں آئیں۔ جو ان دونوں خاندانوں کے تعلقات کی پختگی پر ایک بیّن دلیل ہے۔

چنانچہ علاّمہ ابن حزم الاندلسی ہی نے لکھا ہے کہ:

وولد اسمٰعیل بن عبدالملک بن الحارث بن الحکم محمد الاصغر والولید و یزید امّھم حمادة بنت الحسن بن الحسن بن علیؓ بن ابی طالب خلف علیھا بعد بنت عمّھا المذکورة.

اور اسماعیل بن عبدالملک بن الحارث بن الحکم کے ہاں محمد الاصغر، ولید اور یزید پیدا ہوئے۔ جن کی والدہ حمادة بنت الحسن بن الحسن بن علیؓ بن ابی طالب تھیں جو اپنی چچازاد بہن کے بعد ان کے نکاح میں آئیں۔
(جمہرۃ انساب العرب، ص:۱۰۹)

رشتۂ ششم:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خاندان سے سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے خاندان کا ایک رشتہ یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی سیدنا جعفر طیّار رضی اللہ عنہ کی پوتی سیدہ رَملہ بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب، سلیمان بن ہشام بن عبدالملک بن مروانؒ کے نکاح میں آئیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

و تزوّجت رملة بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب سلیمان ابن هشام بن عبد ملک.

اور نکاح کیا سیدہ رملہ بنت محمد بن جعفرؓ بن ابی طالب نے سلیمان بن ہشام بن عبدالملک بن مروانؒ سے
(کتاب المحبر، ص:۴۴۹)

رشتۂ ہفتم:

ایک اور رشتہ ان دونوں خاندانوں میں یہ ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ سکینہ بنت الحسینؓ نے اپنے شوہر مصعب بن زبیر کے قتل ہو جانے کے بعد اپنا نکاح سیدنا مروانؓ کے پوتے الاصبغ بن عبدالعزیز بن مروانؒ بن الحکمؒ سے کیا۔ جو خلیفۂ راشد سیدنا عمر بن عبدالعزیز کے بھائی تھے۔ ان الاصبغ بن عبدالعزیز کی دوسری بیوی امیر یزید کی صاحبزادی اُمّ یزید تھیں۔

(المعارف ابن قتیبہ، ص:۹۴، جمہرۃ انساب العرب، ص:۹۶، کتاب نسب قریش، ص:۵۹)

رشتۂ ہشتم:

اسی سیدہ سکینہ بنت الحسینؓ کی ایک صاحبزادی ربیحہ تھیں۔ جن کے والد کا نام عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن حکیم تھا۔ اس ربیحہ بنت سکینہ بنت الحسینؓ کی شادی امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان کے پوتے عباس بن ولید بن عبدالملک سے ہوئی۔ (کتاب نسب قریش، ص:۵۹)

رشتۂ نہم:

سیدنا حسینؓ کے چچازاد بھائی اور بہنوئی سیدنا عبداللہ بن جعفر طیارؓ کی ایک صاحبزادی اُمّ محمد تو امیر یزید بن معاویہؓ کے حبالۂ عقد میں تھیں۔ ان اُم محمد کی حقیقی بہن اُم ابیہا امیر المؤمنین عبدالملک بن مروانؒ کے حبالۂ عقد میں تھیں۔ گویا امیر یزید

اورعبدالملک بن مروانؒ دونوں ہم زلف تھے۔ بعد میں اُم ابیہا کوطلاق ہوگئی۔طلاق ہو جانے کے بعد یہ سیدنا علی بن عبداللہ بن عباسؓ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ یہ دونوں بہنیں اُمّ محمداوراُم ابیہا، لیلیٰ بنت مسعود بن خالد کے بطن سے تھیں جوسیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔اورسیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد انھوں نے سیدنا عبداللہ بن جعفر طیارؓ بن ابی طالب سے نکاح کر لیا۔سیدنا عبداللہ بن جعفر طیّار سے ان کے بطن سے یہ دولڑکیاں،اورچارلڑکے یحیٰی، ہارون، صالح اورموسیٰ پیدا ہوئے۔

(جمہرۃ انساب العرب،ص:۶۲، کتاب نسب قریش،ص:۸۳۔البدایۃ والنہایۃ،جلد:۹،ص:۶۹)

سیدنا عبداللہ بن جعفر طیارؓ کے ایک صاحبزادے علی بن عبداللہ بن جعفر طیارؓ تھے جوسیدہ زینب بنت علی کے بطن سے تھے۔اس لحاظ سے وہ سیدنا علیؓ کے حقیقی نواسے اورسیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے حقیقی بھانجے تھے۔تاریخ میں ان کو ''علی الزینبی'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ان ''علی زینی'' کی حقیقی پوتی سیدہ ربیحہ بنت محمد بن علی الزینی کی شادی امیر المؤمنین، یزید بن عبدالملک بن مروانؒ سے ہوئی تھی۔ان کی فوتیدگی کے بعد سیدہ ربیحہ امیر المؤمنین عبدالملک بن مروانؒ کے صاحبزادے بکّار بن عبدالملک کے حبالۂ عقد میں آئیں۔(کتاب المحبّر ،ص:۴۴۰)

اوراق اب بھی اس بات کا ثبوت اپنے سینہ میں سموئے ہوئے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے مختلف مواقع پر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ،سیدنا حسین رضی اللہ عنہ،سیدنا عباس رضی اللہ عنہ،سیدنا عبداللہ بن جعفر طیّار رضی اللہ عنہ اور دیگر بنوہاشم کوگراں قدر عطیات اورہدایا سے نوازا۔ چنانچہ شیعہ مصنف نے بھی لکھا ہے:

فانّہ کان یجیز الحسن والحسین ابنی علی فی کل عام لکل واحد منھما بالف الف درھم و کذالک کان یجیز عبداللّٰہ بن عباس و عبداللّٰہ بن جعفر.

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ،سیدنا حسن بن علی اورسیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہم کو ہر سال دس دس لاکھ درہم وظیفہ دیتے۔اوراسی طرح سیدنا عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم کووظیفہ دیتے۔

(ابن ابی الحدید،جلد:۳،ص:۲۰۵،بیروت)

فروع کافی جلد:۲،ص:۲۶۲،طبع نول کشور میں تو یہاں تک آتا ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا علی بن حسینؓ کا وظیفہ بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا۔اورایک موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی سیدنا عقیل رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو بھی ایک لاکھ درہم عطا فرمائے۔(الامالی للشیخ طوسی،جلد:۲،ص:۳۳۴)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بنوہاشم اور بنواُمیّہ کے ان حضرات کے مابین کوئی مخاصمت نہ تھی، وگرنہ بنوہاشم کے یہ حضرات کبھی ان سے وظیفہ لے کر نہ کھاتے اور بنواُمیّہ کے یہ لوگ ان کووظیفہ نہ دیتے۔بنواُمیّہ کی نسبت یہ داستانیں ایک خاص سازش کے تحت وضع کی گئی ہیں۔تاکہ اُمّتِ مسلمہ ہمیشہ دوگروہوں میں بٹی رہے۔

☆......☆......☆